Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۳ جمادی الاول ۱۳۹۴ھ ۵ احسان ۱۳۵۳ ہش ۵ جون ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۲۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام سعادت مندیوں کا مدار خداشناسی پر ہے

نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف خدا کی معرفتِ کاملہ ہی ہے

"تمام سعادت مندیوں کا مدار خداشناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفتِ کاملہ کہلاتی ہے جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے وہ بڑا قادر ہے۔ وہ ذوالعذاب الشدید ہے۔ یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کرنے والی بجلی گراتا ہے۔ پس جب تک انسان اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کی حدود سے نکل کر عَرَفْتُ اللّٰہَ کی منزل میں قدم نہیں رکھتا اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے ایک ایسی صداقت ہے جس کو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے اس کے نزدیک نہیں جاتا مثلاً جبکہ یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے تو کون دانشمند ہے جو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دیتا تو درکنار کبھی ایسے سوٹے کے نزدیک بھی جانا پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو۔ اُسے خیال ہوتا ہے کہ کہیں اس کے زہر کا اثر اس میں باقی نہ ہو۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اس میں سفر کر سکے یا کم از کم تنہا جا سکے۔ بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا ان کو یقین دلایا گیا ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں۔

پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو۔ کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمر درد کی تکلیف کی وجہ سے ناسازہی چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۴ رجون۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ آپریشن کے زخم تسلی بخش طور پر جلد مندمل ہوں دیگر عوارض جاتے رہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین

انصار اللہ کی توجہ کیلئے

انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ چندہ مجلس اور تعمیر گیسٹ ہاؤس کا چندہ جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا التواء

اعلان کیا جاتا ہے کہ فضلِ عمر درس القرآن کلاس جو پندرہ جون ۱۹۷۴ء کو ربوہ میں شروع ہونے والی تھی اسے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ضروری اعلان

دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس پندرہ جون کو مسجد مبارک میں نہیں ہو سکے گا احباب مطلع رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

پبلشر:۔ مسعود احمد ÷ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ÷ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ÷ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ؍احسان ۱۳۵۳ ہش

محبتِ الٰہی کی واضح اور بیّن علامت

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیامِ سلسلہ کی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ ایک ایسی جماعت معرضِ وجود میں آئے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقہٗ تعہد سے ادا کرنے والی ہو تاکہ وہ اسلامی تعلیم کا حسین و جمیل عملی نمونہ پیش کرنے کے باعث باقی دنیا کو ہدایت کی طرف لانے کا موجب بن سکے۔

اس ضمن میں حضور علیہ السلام نے چار باتوں پر خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ان چاروں بنیادی باتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لئے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرْعٍ (کھیتی کی طرح) ہوگی۔ اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصدِ عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بہت دور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو، تبتّل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو، ذکرِ الٰہی میں خاص رنگ ہو، حقوقِ اخوان میں خاص رنگ ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۵)

قیامِ سلسلہ کی غرض کو پورا کرنے کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن چار چیزوں پر خاص زور دیا ہے وہ ہیں اوّل توحید کا اقرار، دوم تبتّل الی اللہ سوم ذکرِ الٰہی اور چہارم حقوقِ اخوان۔ ان چاروں بنیادی امور میں افرادِ جماعتِ احمدیہ کے لئے ایک خاص رنگ کا جو انہیں دوسروں سے ممتاز کرنے والا ہو اختیار کرنا ضروری ہے۔ جب ہم ان چاروں صفات پر غور کرتے ہیں تو پہلی تین صفات یعنی توحید کا اقرار، تبتّل الی اللہ اور ذکرِ الٰہی؛ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور چوتھی صفت یعنی حقوقِ اخوان کی ادائیگی کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حقوق اللہ زیادہ اہم ہیں اور ان کے مقابلہ میں حقوق العباد نسبتاً کم اہمیت کے حامل ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں قسم کے حقوق کو ایک جیسی اہمیت حاصل ہے۔ اگر انسان حقوق اللہ تو ادا کرے اور حقوق العباد ادا کرنے کی چنداں پرواہ نہ کرے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے حقوق اللہ بھی ادا نہیں کئے کیونکہ حقوق اللہ کو کماحقہٗ ادا کرنے والا حقوق العباد کی ادائیگی میں کبھی غفلت برت ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نوعِ انسان کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات کو اس امر کی علامت قرار دیا ہے کہ ایسا شخص حقوق اللہ کی ادائیگی میں بھی ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص حقوق العباد ادا نہیں کرتا لیکن نمازیں پڑھنے اور دیگر عبادات بجالانے میں بہت مستعد ہے تو پھر اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ اس کی طرف سے حقوق اللہ کی ادائیگی محض ایک دکھاوا اور ڈھونگ ہے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی رتی برابر بھی کوئی قیمت اور وقعت نہیں۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات کی بے انتہا اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ (۱) خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور (۲) بنی نوعِ انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے ــــ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے

خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن بعض اشیاء بعض سے پہچانی جاتی ہیں مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اُوپر بھی ہوں گے۔ لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اُوپر کی بابت کب یقین ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بنی نوعِ انسان اور اپنے اخوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو اور وہ اُس اعتدال پہ ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہے۔ پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۵)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ میزانِ عدل کے مطابق بنی نوعِ انسان اور اخوان کے ساتھ محبت فی الاصل محبتِ الٰہی کی ایک واضح اور بیّن علامت ہے۔ جو شخص بنی نوعِ انسان کے ساتھ محبت کا سلوک روا رکھتا ہے اور ان کے حقوق کی رعایت سے ہرگز بھی غافل نہیں ہے بلکہ انہیں پوری مستعدی اور تعہد کے ساتھ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کی ایک واضح علامت ہے کہ اس کے دل میں خدا کی محبت بھی ضرور ہے ورنہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے ہمدردی اور محبت کا یہ جذبہ اور اس کے حقوق کی ادائیگی میں یہ شغف اس میں کبھی پیدا نہ ہوتا۔ اس سے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ پوری احتیاط اور ذوق و شوق کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی از حد ضروری ہے۔ اگر حقوق العباد کی ادائیگی نہ ہو تو پھر اپنے زعم میں ایسا انسان ظاہری طور پہ لاکھ حقوق اللہ ادا کرنے والا ہو اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ اس کا دل محبتِ الٰہی سے خالی ہے۔

تحریکِ تعلیم القرآن کے بارہ میں انصار اللہ کی ذمہ داری

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے۔ اور انصار اللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ مرکزیہ کو اس بات کی اطلاع دے اور ہر مہینہ اطلاع دیتی رہے کہ انصار اللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں۔" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

جملہ عہدہ داران انصار اللہ سے التماس ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ارشاد کی تعمیل پورے ذوق و شوق سے فرماتے رہیں۔ جزاھم اللہ خیراً۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

تزکیۂ نفس اور اُس کے ذرائع

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ساہیوال

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ و عز اسمہٗ کی ذات مستجمع جمیع صفات حسنہ ہے اور وہ تمام عیوب و نقائص اور کمزوری سے منزہ اور پاک ہے اور پاک ذات سے تعلق پاک لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

؎ کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

اللہ تعالیٰ تزکیہ نفس کے بارہ میں قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

"قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا"

(سورۃ شمس آیت ۱۰-۱۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کے یہ معنے کرتے ہیں کہ "وہ فلاح پا گئے وہ جنہوں نے تزکیہ نفس کر لیا اور تباہ ہو گئے وہ جس نے اسے خراب کیا۔ فلاح دین و دنیا دونوں کو شامل ہے۔ جو شخص اپنے نفس کی ناپاکی کو چھوڑتا ہے وہ آخر کامیاب ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے :۔

"وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى"

(سورہ نازعات آیت ۴۱-۴۲)

اور جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور اپنے نفس کی گری ہوئی خواہشات سے روکا یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"دنیا میں انسان صرف تین وجہ سے گناہ سے رک سکتا ہے۔
۱۔ یہ کہ خدا تعالیٰ کا خوف ہو
۲۔ یہ کہ کثرت مال جو بدمعاشیوں کا ذریعہ ہے اس کی بلا سے بچے
۳۔ یہ کہ ضعیف اور عاجز ہو کر زندگی بسر کرے"

(روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۲۳)

پس انسان کی سب سے بڑی سعادت اور خوش قسمتی اور کامیابی یہ ہے کہ جب وہ دارِ فانی کو چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کے حضور پاک نفس اور پاک دل لیکر حاضر ہو۔

تزکیۂ نفس سے کیا مراد ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"تم لوگوں کو سمجھنا چاہیئے کہ تزکیہ نفس کس کو کہا جاتا ہے سو یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کیواسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہیئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہیئے۔ اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملاطفت سے پیش آنا چاہیئے۔ اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہیئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہیئے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ ابھی دور ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کما حقہ ادا نہیں کرتے بہت ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا ہے"

(ملفوظات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

؎ خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

تزکیۂ نفس کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع شرط ہے

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غایت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ "وَيُزَكِّيْهِمْ" کہ آپ لوگوں کے تزکیہ نفس کیلئے بھیجے گئے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ وہی شخص لوگوں کے نفوس پاک کر سکتا ہے کہ جس کا اپنا نفس اعلیٰ درجہ کا پاک ہو اور اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے زبردست اور عظیم قوت قدسیہ رکھتا ہو۔ اسی آیت میں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان بیان کی گئی ہے وہاں تزکیہ نفس کے لئے آپ کی کامل "اتباع" شرط قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تزکیہ نفس مشکل مرحلہ ہے اور ہماری نجات تزکیہ نفس پر موقوف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا اور تزکیہ نفس بجز فضلِ خدا میسر نہیں آ سکتا اور یہ خدا تعالیٰ کا اٹل قانون ہے وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔ اور اس کا قانون جو جذب فضل کے واسطے ہمیشہ سے مقرر ہے وہ یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیجئے مگر دنیا میں ہزاروں ایسے لوگ موجود ہیں جن کا خیال ہے کہ ہم بھی لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں نیک اعمال بجا لاتے ہیں اعمال بد سے پرہیز کرتے ہیں۔ رسول نے ان کا کیا بڑھایا۔ [illegible] ان کو اتباع رسول کی ضرورت نہیں۔ مگر یاد رکھو یہ بڑی غلطی ہے اور یہ بھی شیطان کا ایک دھوکہ ہے کہ ایسا خیال لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام پاک میں تزکیہ اور محبت الٰہی کو مشروط باتباع رسولؐ رکھا ہے۔ تو کون ہے کہ وہ دعوے کر سکے کہ میں خود بخود ہی اپنی طاقت سے پاک ہو سکتا ہوں۔"

(ملفوظات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۲۹۱)

؎ خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

اللہ تعالیٰ ہی تزکیہ نفس کرتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ
مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ
اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(سورۃ آیت ۲۲)

ترجمہ :- اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو کبھی بھی تم میں سے کوئی پاکباز نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے پاکباز بنا دیتا ہے اور اللہ بہت دعائیں سننے والا بہت جاننے والا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تزکیہ نفس کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"تزکیہ نفس ایک ایسی شئی ہے کہ خود بخود نہیں ہو سکتا اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۗ
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے نفس یا عقل کے ذریعہ سے خود بخود مزکی بن جائیں گے یہ بات بالکل غلط ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے۔ جہالت ایک ایسی شے ہے کہ جیسے انسان چنگا بھلا پھرتا ہو، فوراً ہیضہ وغیرہ سے ہلاک ہو جاتا ہے اور اس سے پیشتر گمان بھی نہیں ہوتا کہ میں مر جاؤں گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے ہی جہالت ہلاک کردیتی ہے اس کا علاج بلا انبیاء علیہ السلام کے نہیں ہوسکتا ان کی صحبت میں رہنے سے انسان کے اندر وہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے اسے اپنے مرض کا پتہ لگتا ہے ورنہ خشک لفاظی اور چرب زبانی سے انسان کو یہ بات حاصل نہیں ہوسکتی صرف یہ کہنا کہ ہم نے زنا نہیں کیا۔ چوری نہیں کی۔ اس سے تزکیۂ نفس نہیں پایا جاتا اور نہ اس کا نام سچی پاکیزگی ہے...... یہ تو ایک قسم کی موت ہے جو انسان کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے۔"

(ملفوظات احمدیہ جلد ۷ صفحہ ۱۳۹)

تزکیۂ نفس کے تین ذرائع

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کرے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو۔ اور اسی کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں ایک تدبر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے اور دوسری طرف دعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اسکو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کردے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجائے اور چاہیئے کہ اسی طرح دعا میں لگا رہے، جب تک کہ وہ وقت آجائے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسی چمکتی ہوئی شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کردے اور اس کی کمزوریاں دور فرمائے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے اگر مردے زندہ ہوسکتے ہیں تو دعا سے اور اگر اسیر رہائی پاسکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہوسکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق، صحبت کاملین اور صالحین ہے کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہوسکتا ہے غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۴)

تزکیۂ نفس کی دعا

تزکیۂ نفس کے بارہ میں حدیث شریف میں ایک دعا بھی مروی ہے کہ:۔

اَللّٰھُمَّ زَکِّ نَفْسِیْ اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا وَاٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا۔

اس طرح یہ دعا بھی حدیث شریف میں ہے کہ:۔

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

ہماری اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل سے تزکیۂ نفس کے تمام ذرائع اختیار کرنے کی طاقت توفیق بخشے اور ہم اپنے نفس امارہ کی شہوات اور دنیاوی خواہشات رذیلہ سے کنارہ کش ہوکر اور اپنے نفسوں کے تمام عیوب و نقائص سے پاک و صاف اور مطہر ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں اور وہ ہمیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ہمیشہ ہمیش کی رضا کی جنت میں داخل فرمائے اللھم آمین

عہدیداران مجالس انصار اللہ کی فوری توجہ کیلئے

"دفتر وقف جدید کی طرف سے وعدہ جات کے حصول کیلئے آخری تاریخ ۳۰/۴/۶۷ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے اس لئے زعماء مجالس انصار اللہ اور وقف جدید سے متعلقہ عہدیداران انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ آیا ان کے وعدہ جات (بالغان و اطفال) بھجوائے جاچکے ہیں یا نہیں۔ اگر خدانخواستہ ابھی تک بھجوائے نہ گئے ہوں تو جماعت کے متعلقہ عہدیداران سے مل کر فوری طور پر وعدہ جات بھجوائے جائیں اور ماہ بماہ وصولی کے لئے بھی جدوجہد فرمائی جائے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تلاوت قرآن کریم کی اہمیت

(مولوی ابوالفضل صاحب بنگالی شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک کامل شریعت قرآن کریم کی شکل میں عطا فرمائی ہے اور ان کو نصیحت فرمائی ہے کہ اگر تم اس کتاب عظیم پر کامل اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ عمل کروگے تو تم اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں کامیابی حاصل کروگے قرآن کریم کی کامل اتباع اور پیروی کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کا دیدار حاصل کرسکتا ہے اور اس کی تعلیمات پر پورے طور پر عمل کرنے سے انسان اپنے اوپر ابدی نجات کا دروازہ کھول سکتا ہے اور تمام قسم کے روحانی فیوض و برکات سے وافر حصہ پاسکتا ہے اس عظیم الشان کتاب کی اتباع کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان التزام کے ساتھ اس کی تلاوت کرے اور اس کی تعلیمات پر تدبر و غور کرکے اس کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

تلاوت قرآن کریم کی فضیلت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا۔ یعنی فجر کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کرنا ایک نہایت ہی مقبول عمل ہے اور یہ عمل خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے یوں تو قرآن مجید کی تلاوت ہر وقت اور ہر آن کی جاسکتی ہے اور اس سے برکات اور فیوض حاصل کئے جاسکتے ہیں مگر صبح کے وقت تلاوت قرآن شریف کرنا نہایت عمدہ اور مقبول امر ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کا جب بھی موقع اور وقت میسر آئے پڑھنا چاہیئے اور تلاوت کرکے سرور اور لذت حاصل کرنی چاہیئے۔ اہل علم و عرفان کے نزدیک یہ امر متحقق ہے کہ قرآن کریم کی التزام سے تلاوت میں ایک لذت اور سرور ملتا ہے اس لئے جب بھی تلاوت کا موقع ملے اس سے ضرور فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے

فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

یعنی اے مخاطب! تجھے جتنا بھی قرآن کریم پڑھنا میسر آئے اور جب بھی موقع ہو اس کو پڑھ لیا کرو۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے انسان کو قلبی سکینت اور راحت حاصل ہوتی ہے دل صاف ہوتا ہے اور نفس کی تاریکی دور ہوجاتی ہے اور جس دل میں قرآن کریم کا نور نازل ہو وہ منور و روشن رہتا ہے اور جس کے دل میں یہ نور حاصل کرنے کی خواہش نہ ہو وہ ایک ویران اور بے آباد گھر کی مانند ہے۔

الغرض قرآن کریم کو حرز جاں بنا کر شوق و محبت سے پڑھنا چاہیئے اور تلاوت کرنی چاہیئے قرآن کریم کو اپنی بساط کے مطابق سُریلی آواز سے ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا چاہیئے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔

احادیث میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کریم کو اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا اور کبھی کبھی اس کی زبان میں لکنت بھی آجاتی ہے مگر وہ شوق سے قرآن کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوگنا ثواب عطا فرمائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کی تلاوت میں ماہر ہے وہ قیامت کے روز فرمانبردار اور معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور لکنت کی وجہ سے اس کا پڑھنا دشوار ہے اس کیلئے دوگنا ثواب ہے۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ہی چیزیں قابل رشک ہیں ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دولت دی ہے اور وہ دن رات تلاوت کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ دن رات اس دولت کو خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتا ہے۔

الغرض قرآن کریم کی عزت و عظمت اس طرح ہوسکتی ہے کہ ہم قرآن مجید سے حقیقی لگاؤ پیدا کریں اور اس کی تلاوت ہمیشہ کرتے رہیں اور اس کے مطابق عمل کریں اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ **سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو** اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب ہوکر فرمایا۔

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب، قیامت کے دن قرآن ہے...... اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح)

مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۶۸۱

مَیں حسین بی بی زوجہ مولوی عبدالرحیم عارف صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۴/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ :- حسین بی بی زوجہ مولوی عبدالرحیم عارف صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد :- عبدالرحیم عارف (خاوند موصیہ) ربوہ۔ گواہ شد :- عبدالشکور ولد مولوی عبدالرحیم عارف صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۸۲

مَیں مستری محمد الدین ولد مستری نظام الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ مستری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۴/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد :- مستری محمد الدین محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد :- مستری عبدالرحیم ولد مستری مہرالدین صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد :- عبدالشکور جاوید۔ ولد چوہدری عبدالجلیل خان صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۸۳

مَیں سکینہ بی بی زوجہ مستری عبدالرحیم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۴/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اُسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ :- سکینہ بی بی زوجہ مستری عبدالرحیم صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد :- مستری عبدالرحیم ولد مستری مہرالدین صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد :- مستری محمد الدین ولد مستری نظام الدین دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۸۴

مَیں ڈاکٹر عبدالباسط ولد بابو عبدالکریم صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جناح کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد :- ڈاکٹر عبدالباسط ۲۵ جناح کالونی سمن آباد لاہور۔ گواہ شد :- عبدالمجید ولد بابو عبدالکریم (برادر موصی) لاہور۔ گواہ شد :- قاسم الدین محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۶۸۵

مَیں شمیم اختر زوجہ ڈاکٹر عبدالباسط صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جناح کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۶ تولہ مالیتی -/۳۰۰۰ "
۳- مکان ایک ۲۵ جناح کالونی سمن آباد لاہور مالیت -/۶۰۰۰۰ "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ :- شمیم اختر زوجہ ڈاکٹر عبدالباسط ۲۵ جناح کالونی سمن آباد لاہور۔ گواہ شد :- ڈاکٹر عبدالباسط (خاوند موصیہ) لاہور۔ گواہ شد :- قاسم الدین محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۶۸۶

مَیں افضل بیگم زوجہ پیر عبدالرحمٰن صاحب قوم حالپ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمبل پور ضلع کیمبل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۳/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
(۱) زمین ۱۵ کنال ۸ مرلہ بارانی موضع شاہ مید ضلع کیمبل پور مالیت -/۴۵۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۲ تولہ ۶ ماشہ مالیت -/۱۴۲۸ روپے
(۳) نقد مبلغ -/۵۰۰۰ "
(۴) بانڈز -/۴۰۰ "
(۵) سلائی مشین -/۱۰۰ "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ :- افضل بیگم زوجہ پیر عبدالرحمٰن صاحب مکان نمبر ۵/۱۴۷ کیمبل پور۔ گواہ شد :- مرزا عبدالرؤف امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور۔ گواہ شد :- پیر عبدالرحمٰن (خاوند موصیہ) کیمبل پور۔

مسل نمبر ۲۱۶۸۷

مَیں عبدالوکیل ولد غلام محی الدین صاحب قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن کورنگی ٹاؤن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۳/۱۲/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۵۵ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۷۴/۱/۱ سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد :- عبدالوکیل بقلم خود۔ C/O مرزا فضل الرحمٰن صاحب ۱/۱۲۹۔ کے ایریا کورنگی ٹاؤن۔ کراچی نمبر ۳۱ گواہ شد :- مرزا فضل الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ لانڈھی۔ کورنگی۔ کراچی۔ گواہ شد :- چوہدری کرم دین ولد غلام محمد صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ لانڈھی۔ کورنگی۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۶۸۸

مَیں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ مظفر حسین عباسی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۳/۷/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۷ ماشے مالیت -/۲۳۴ "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ :- امۃ الحفیظ بیگم زوجہ مظفر حسین عباسی صاحب دارالصدر شمالی۔ ربوہ گواہ شد :- مظفر حسین عباسی (خاوند موصیہ) ربوہ گواہ شد :- چوہدری عبدالعزیز کھوکھر ولد چوہدری محمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاص ڈپازٹ
اکاؤنٹ

قومی بچت کے مرکزوں اور ڈاک خانوں میں کھولا جا سکتا ہے

مستقل آمدنی کا
بہترین ذریعہ

NATIONAL SAVINGS

Adarts KDC 3/74

اِمتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ کے بارے میں ایک ضروری اعلان

اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے کمیشن کی طرف سے جو امتحان برائے امیدواران مورخہ ۸ رجون اور ۹ رجون ۱۹۷۴ء کو ہونے والا تھا وہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس امتحان کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

خریداران رسالہ الفرقان کو ضروری اطلاع

الفرقان کا جون کا شمارہ خاص نمبر نہیں ہوگا بلکہ ایک عام شمارہ ہوگا جو حسبِ معمول مختلف دینی مقالات پر مشتمل ۔۔۔ کو شائع ہوگا۔ خریدار حضرات آگاہ رہیں۔ جن حضرات کے پتے بدل گئے ہوں وہ فوری طور پر اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) میرا بڑا لڑکا معین محمد عمر ۱۳ سال ایک ماہ سے زائد عرصہ سے ویگن سے ٹکر لگنے سے مختلف عوارض سے بیمار ہے۔ منہ کے بائیں طرف کھچاؤ ہے۔ آنکھوں سے ایک کی بجائے دو دو نظر آتے ہیں۔ تین ہفتوں سے بخار کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے ملٹری ہسپتال میں زیرِ علاج ہے۔ احبابِ جماعت سے نہایت عاجزی سے دردمندانہ خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(دین محمد شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

(۲) خاکسار کے چچا جان قریشی شریف احمد صاحب ڈسٹرکٹ ہیوشن انجینئر اوکاڑہ چند دنوں سے کافی بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(قریشی اشفاق احمد سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

(۳) میری امی جان بعارضہ ہرنیا بیمار ہیں اور آجکل بغرض آپریشن سول ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے آپریشن کامیاب کرے اور ہماری مشفق امی جان کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(مسنر ڈاکٹر ریاض محسن بھٹی۔ شکارپور سندھ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

آپ کی۔ انتخاب آپ کا

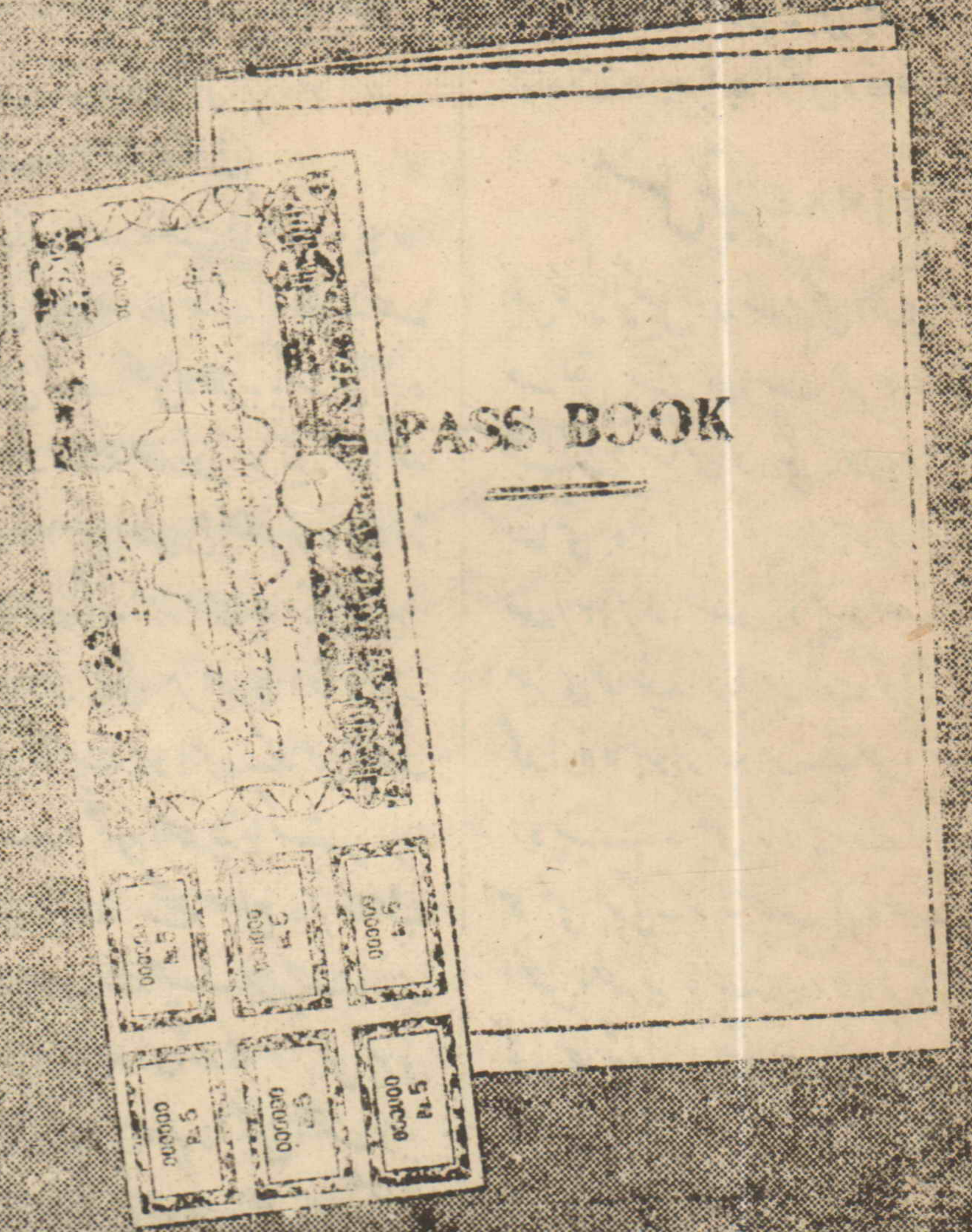

خاص ڈپازٹ
اکاؤنٹ

خاص ڈپازٹ
سرٹیفیکیٹ

سرٹیفیکیٹ ہو یا اکاؤنٹ یا دونوں
فائدے ہر صورت میں یکساں ہیں

- منافع ہر ششماہی پر ملے گا
- آپ اپنی رقم جب چاہیں، واپس لے سکتے ہیں
- آپ ہر ایک میں پچاس ہزار روپیہ لگا سکتے ہیں
- منافع پر ٹیکس نہیں لگتا

منافع ۱۰ فیصد سے زیادہ
مختصر مدت کی سب سے زیادہ
نفع بخش عوامی اسکیم

خاص ڈپازٹ
سرٹیفیکیٹ